غیبت کے مسائل واحکام۔ایک علمی و تحقیقی جائزہ

تحریر: منور حسین چیمہ' اسسٹنٹ پروفیسر' گورنمنٹ انٹر کالج پیپلز کالونی' گوجرانوالہ

انسان کے اخلاقی عیوب میں غیبت ایک نہایت ہی اہم عیب ہے جو ایک مسلمان کی روحانی ترقی وتربیت اور اعلیٰ منازل کے حصول میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

قرآن وحدیث کی تعلیمات سے لاعلمی' اسوہ حسنہ سے بے خبری اور اپنے عظیم اسلاف کے سوانح حیات سے عدم واقفیت کی وجہ سے دور حاضر کے مسلمانوں کو غیبت ایسے مہلک اور سنگین گناہ کی شدت کا احساس ہی نہیں ہے۔ یہ کس قدر دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ غیبت ہماری اکثر وبیشتر مجالس کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے۔

غیبت کیا ہے؟

غیبت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی مسلمان یا غیر مسلم کے کسی برے وصف کو اس کی عدم موجودگی میں لوگوں کے سامنے اس طرح بیان کیا جائے کہ اگر وہ سن لے تو اسے دکھ اور اذیّت پہنچے۔ امام غزالی غیبت کے بارے میں لکھتے ہیں:

اعلم ان حد الغيبة ان تذكر اخاك بما يكرهه لو بلغه (۱)
جان لیجئے غیبت یہ ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی کا ذکر اس طرح کرے کہ
اگر وہ سنے تو برا مانے

محمد ابن یوسف' الکرمانیؒ فرماتے ہیں:

الغيبة ان تتكلم خلف الانسان بمايكرهه لو سمعه وكان صدقا(۲)
غیبت یہ ہے کہ تو کسی انسان کی غیر موجودگی میں اس کے بارے میں اس طرح بات کرے کہ
اگر وہ سنے تو ناپسند کرے' اور چاہے یہ بات سچی ہی ہو۔

شیخ اسماعیل حقی البروسویؒ' تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں:

ان الغيبة والاغتياب هو ان يتكلم انسان خلف انسان مستور بما فيه من
عيب اى بكلام صادق(۳)

غیبت اور اغتیاب سے مراد یہ ہے کہ کوئی انسان، دوسرے کے بارے میں جو موجود نہ ہو اس کے کسی عیب کے بارے میں چاہے وہ درست ہی ہو، کوئی بات کرے۔

احمد بن عبدالرحمٰن بن قدامہؒ لکھتے ہیں :

ومعنى الغيبة ان تذكر اخاك الغائب بمايكرهه اذا بلغه(٤)

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں :

واعلم ان كل مايفهم منه مقصود الذم ' فهوداخل فى الغيبة' سواء كان بكلام او بغيره' كالغمز' والاشارة والكتابة بالقلم' فان القلم احد اللسانين(٥)

اور جان لیجئے کہ ہر وہ بات جس سے مقصود کسی کی مذمت بیان کرنا ہو' وہ غیبت ہے' چاہے یہ بات کے ذریعے ہو یا اس کے علاوہ' مثلاً عیب لگانا اور اشارہ کرنا' اور قلم کے ذریعے کسی کی برائی لکھنا' کیونکہ قلم (بھی) زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔

تیرہویں صدی ہجری کے ایک عالم دین محمد مہدی بن ابی ذر النراقیؒ اپنی کتاب جامع السعادات میں لکھتے ہیں :

الغيبة وهى ان يذكر الغير بما يكرهه لوبلغه ' سواء كان ذلك ينقص فى بدنه او فى اخلاقه او فى اقواله او فى افعاله المتعلقة بدينه اودنياه' بل وان كان بنقص فى ثوبه او داره او دابته(٦)

غیبت سے مراد یہ ہے کہ دوسرے شخص کا ذکر اس طرح کیا جائے کہ اگر وہ بات اسے پہنچے تو اسے دکھ ہو' چاہے اس کے بدن کا کوئی نقص بیان کیا جائے یا اس کے اخلاق کا یا اس کی گفتگو کا' یا اس کے دینی یا دنیوی افعال سے متعلق بات ہو اور چاہے یہ نقص اس کے لباس یا گھر یا سواری کے بارے میں ہو۔

غیبت کی جامع تعریف نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان اقدس سے یوں بیان فرمائی ہے۔

عن ابى هريرةؓ ان رسول الله ﷺ قال: اتدرون مالغيبة ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم۔ قال : ذكرك اخاك بما يكره قيل افرايت ان كان فى اخى ماأقول؟ قال: ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته ولن لم يكن فيه ما تقول فقد بهته(٧)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا اس طرح ذکر کرنا کہ (اگر وہ سن لے تو) اس کو ناپسند ہو۔ کسی نے عرض کیا کہ حضرت اگر میں

اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی ذکر کروں جو واقعتاً اس میں ہو (تو کیا یہ بھی غیبت ہے ؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' غیبت تب ہو گی جبکہ وہ برائی اس میں موجود ہو۔ اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں ہے تو پھر تو یہ بہتان ہوا (اور یہ غیبت سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے)

کیا معروف عیب کا ذکر کرنا بھی غیبت ہے ؟

بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا ایسا عیب بیان کیا جائے جو پوشیدہ نہ ہو بلکہ عموماً لوگ اس سے واقف ہوں تو یہ غیبت نہیں ہو گی۔ امام موسیٰ کاظم کی طرف یہ قول منسوب کیا گیا ہے :

وقال الكاظم عليه السلام من ذكر رجلا من خلفه بماهو فيه مما عرفه الناس لم يغتبه ' ومن ذكر ہ من خلفه بما هو فيه مما لا يعرفه الناس اغتابه(۸)

راقم کی رائے میں یہ نظریہ درست نہیں ہے۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ہے۔ ذكرک اخاک بما يكره یعنی اپنے بھائی کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جس کو سننے کے بعد اس کو دکھ پہنچے۔

حقیقت یہ ہے کہ خواہ کسی کے مشہور و معروف عیب ہی کو لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے' اس سے بھی دکھ اور رنج کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

کیا دین کے معاملات میں غیبت جائز ہے ؟

بعض لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ دین سے متعلق معاملات میں غیبت نہیں ہوتی کیونکہ جس کی مذمت اللہ اور اس کے رسول نے کی ہے اس کی مذمت جائز ہے۔ اسکی تائید میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نقل کی جاتی ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک عورت کا ذکر کیا گیا جو نماز روزہ کی پابند تھی لیکن اپنے ہمسائے کو اذیت پہنچاتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا دوزخ میں جائے گی(۹)

لیکن راقم کی رائے میں اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہے۔ دین کے معاملات میں نیت کا اعتبار ہو گا۔ صحابہ کرام نبی کریم ﷺ سے ایک مسئلہ کے بارے میں شرعی حکم جاننا چاہتے تھے۔ ان کا مقصد اس عورت کے عیب کو مشہور کرنا نہیں تھا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے مسئلہ کی حقیقت واضح کرنے کیلئے عورت کی مذمت کی۔

کیا کافر کی غیبت جائز ہے ؟

کافر کی دو اقسام ہیں :

(الف) ذمی (ب) حربی

ذمی یعنی وہ کافر جو دارالاسلام میں مسلمانوں کے تابع ہو کر رہتے ہوں۔ ان کی جان' مال' عزت و آبرو کی حفاظت اسلامی حکومت کے ذمہ ہوتی ہے۔ ان کی غیبت بھی حرام ہے کیونکہ جب کافر مسلمان کا تابع ہو جائے تو اس کی جان' مال' عزت مسلمانوں کی مانند ہوتی ہے۔ جس طرح مسلمان کی عزت ریزی حرام ہے۔ اسی طرح ذمی کی بھی حرام ہو گی۔

حربی' یعنی وہ کافر جو اہل اسلام کے تابع نہیں ہے اس کا حکم کتب فقہ سے معلوم ہو تا ہے کہ یہ غیبت درست ہے کیونکہ جب فاسق کی درست ہے تو کافر کی بطریق اولیٰ درست ہو گی۔

فخر الدین الرازیؒ التفسیر الکبیر میں لکھتے ہیں :

قوله تعالیٰ (ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا) دلیل علی ان الاغتیاب الممنوع اغتیاب المومن لا ذکر الکافر (۱۰)

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے) میں اس بات پر دلیل ملتی ہے کہ جس غیبت سے منع کیا گیا ہے وہ دراصل مومن کی غیبت ہے کافر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

امام رازیؒ مزید لکھتے ہیں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے :انما المومنون اخوة اور اخوت کا رشتہ صرف مومنوں کے مابین ہے۔ پس اس آیت سے مومن کی غیبت حرام ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کافر کی نہیں (۱۱)

ابو بکر محمد بن ابراھیم ابن المنذرؒ نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان :ذکرک اخاک بمایکرہ کی تشریح میں لکھا ہے :

فيه دليل على ان من ليس اخالک من اليهود والنصارىٰ وسائر اهل الملل ومن اخرجته بدعته الى غير دين الاسلام لا غيبة له ويجرى نحوه فى الآية (۱۲)

امام رازیؒ اور ابن المنذر نے جو لکھا ہے کہ کافر کی غیبت درست ہے تو شاید اس سے ان کی مراد حربی کافر ہی ہو گا۔

غیبت کے مریض

مسلم معاشرہ کے بالخصوص تین قسم کے لوگ غیبت کے زیادہ عادی ہیں اور یہ درج ذیل ہیں :

(الف) علماء

(ب) خواتین

(ج) سیاستدان

(الف) علماء

مسلک کے اختلاف اور باہمی بغض و حسد کی وجہ سے علماء ایک دوسرے کی غیبت کرتے ہیں۔

ابو تراب النخشبی عسکر بن الحصین فرمایا کرتے تھے :

غیبت مولویوں کے لئے ایک میوہ ہے اور متقین کے نزدیک گندگی کی روٹی (۱۳)

یعنی جس طرح انسان کو میوہ پسند ہے اسی طرح علماء کو غیبت بہت پسند ہے۔ حالانکہ بدترین امر یہ ہے کہ ایک عالم دین دوسرے عالم کی غیبت کرے۔

السید محمد بن محمد ،مرتضےٰ الزبیدی اپنی کتاب اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین میں لکھتے ہیں :

واخبث انواع الغیبة غیبة القراء ابی العلماء (۱۴)

(ب) خواتین :

خواتین زبان کی حفاظت کے ضمن میں بہت کمزور ثابت ہوئی ہیں۔ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ نے اپنی کتاب میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے :

عن ابی سعید الخدری قال خرج رسول اللہ ﷺ فی اضحی او فطر الی المصلّٰی فمرعلی النساء فقال یا معشرالنساء تصدقن فانی اریتکن اکثر اهل النارفقلن وبم یا رسول اللہ ﷺ قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر۔۔۔۔۔۔۔(۱۵)

(حضرت) ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کیلئے عید گاہ کی طرف نکلے۔ عورتوں کے پاس سے گزرے۔ پس فرمایا اے عورتوں کی جماعت خیرات کیا کرو۔ مجھے دکھایا گیا ہے کہ تم دوزخ والوں میں زیادہ ہو۔ ان عورتوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔

جس جگہ چند خواتین اکٹھی ہوتی ہیں وہاں غیبت ضرور ہوتی ہے۔ حسن بصری فرمایا کرتے تھے 'غیبت عورتوں کے لئے پھل ہے۔

وکان الحسن البصریؒ یقول الغیبة فاکهة النساء(١٦)

ابو سلیمان عبدالرحمٰن بن احمد الدرانی کا قول ہے :

الغیبة ضیافة الفساق ومراتع النساء(١٧)

غیبت فاسقوں کی ضیافت ہے اور عورتوں کے چرنے کی جگہ ہے۔

یعنی غیبت فاسقوں کی مہمانی ہے۔ فساق جب کھانا کھانے کے لئے دستر خوان پر بیٹھتے ہیں تو سب سے پہلے انسانی گوشت کھاتے ہیں (یعنی دوسروں کی غیبت کرتے ہیں) اور پھر کھانا شروع کرتے ہیں۔ غیبت عورتوں کے چرنے کی جگہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح جانور ہری بھری گھاس دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اس کی طرف دوڑتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی اس محفل کی طرف لپک کر جاتی ہیں جہاں دوسروں کی غیبت ہو رہی ہوتی ہے۔ خود بھی دوسروں کے عیوب و نقائص کو بیان کرتی ہیں اور سننے میں بھی لذت محسوس کرتی ہیں۔

(ج) سیاستدان

سیاست سے دلچسپی رکھنے والے افراد محض اپنے مفادات کے حصول کے لئے مخالفین کے عیوب اور خامیوں کی تشہیر کرتے ہیں۔

غیبت کی اقسام

غیبت کی درج ذیل اقسام ہیں :

(الف) غیبت بدن

یعنی کسی شخص کے جسمانی عیوب کو بیان کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں شخص بہت فربہ ہے 'بہت پستہ قد ہے' اس کی ناک لمبی ہے 'چہرہ بہت سیاہ ہے' وغیرہ۔

عن عائشةؓ قالت: قلت للنبی ﷺ حسبک من صفیة کذاوکذا۔ قال بعض الرواة ' تعنی قصیرةً' فقال : لقد قلت کلمةً لو مزجت بماء البحر لمزجته(١٨)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا 'صفیہ آپ کو کافی ہے کہ وہ ایسی

ایسی ہے یعنی کوتاہ قامت ہے آپ نے فرمایا تو نے ایسی بات کہہ دی ہے کہ اگر اس کو سمندر میں ملا دیا جائے تو اس کو متغیر کر دے۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ ایک دعوت پر گئے۔ جب دستر خوان پر بیٹھے تو لوگوں نے ایک شخص کا نام لے کر کہا کہ فلاں نہیں آیا۔ ایک آدمی نے کہا وہ موٹا ہے۔ اس لئے آنے میں دیر ہو گئی۔ آپ نے جب ایک مسلمان بھائی کی یہ غیبت سنی تو اٹھ کر چلے گئے اور اپنے نفس سے کہنے لگے کہ تیری وجہ سے یہ غیبت سننی پڑی۔ کیونکہ اگر تجھے بھوک نہ ہوتی تو دعوت میں جانے اور غیبت سننے کی نوبت نہ آتی۔ پھر آپ نے نفس کو سزا دینے کے لئے تین دن تک کھانا نہ کھایا۔(۱۹)

حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ایک طویل قد کی عورت، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا یہ کتنی لمبی عورت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تو نے غیبت کی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے تو وہی بات کی ہے جو اس میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غیبت بھی تو اسی کو کہتے ہیں(۲۰)

ایک دن ابن سیرین نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے اس کا ایک عیب بیان کیا اور کہا وہ بہت کالا ہے۔ پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کی غیبت کی ہے۔ میں اس گناہ سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں(۲۱)

(ب) غیبت ہنر

محمد بن سیرین فرماتے ہیں منجملہ حرام غیبت کے جس کو بہت کم لوگ جانتے ہیں آدمی کا یہ کہنا ہے کہ فلاں شخص بہ نسبت فلاں شخص کے زیادہ قابل ہے۔ کیونکہ اس سے بھی مفضول رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ غیبت اس کا نام ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا ذکر اس طرح کیا جائے، جس سے وہ ناخوش ہو(۲۲)

طوق بن وھب قال: دخلت علی محمد بن سیرین وقد اشتکیت، فقال: کانی اراک شاکیاً، قلت: اجل قال اذھب الی فلان اطیب فاستوصفه، ثم قال: اذھب الی فلان فانه اطب منه، ثم قال: استغفراللہ ارانی قد اغتبته(۲۳)

(ج) غیبت لباس

یعنی کسی شخص کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ لباس اچھا نہیں پہنتا یہ بھی غیبت میں داخل ہے۔
حضرت عائشہؓ نے ایک دن فرمایا کہ فلاں عورت کا دامن بہت لمبا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا کہ اے عائشہؓ تم نے اس عورت کی غیبت کی، لازم ہے کہ تم تھوکو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب میں نے تھوکا تو میرے منہ سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکلا۔ (۲۴)

بعض متقدمین کہتے ہیں :لوقلت ان فلاناثوبه قصير اوثوبه طويل يكون غيبة(۲۵) اگر تو حقارت کی نیت سے کہے کہ فلاں شخص کا کپڑا بہت چھوٹا ہے یا بہت لمبا ہے تو یہ اس کی غیبت ہے۔

غیبت عادات

یعنی کسی کی عادات کے بارے میں بات کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں شخص بہت کھاتا ہے، بیوقوف ہے، کوئی کام نہیں کرتا، ہمیشہ بیوی کی تابعداری کرتا ہے۔
ایک مرتبہ بعض صحابہؓ نے ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ عجیب انسان ہے۔ اگر اس کو کوئی کھانا دیتا ہے کھالیتا ہے اور اگر کوئی سوار کرا دیتا ہے سوار ہو لیتا ہے، لیکن خود کوئی کام کر کے کما نہیں سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے اپنے بھائی کی غیبت کی ہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا کسی کے عیب کو بیان کرنا غیبت ہے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ غیبت میں یہی کافی ہے کہ کسی کا عیب واقعی بیان کیا جائے۔ (۲۶)

غیبت عبادات

عبادات کے نقصان اور کمی میں غیبت کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں شخص اچھی طرح نماز ادا نہیں کرتا یا نوافل ادا نہیں کرتا۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں مجھے یاد ہے کہ میں بچپن میں بڑا عبادت گزار اور شب بیدار تھا اور زہد و پرہیزگاری پر فریفتہ۔ چنانچہ ایک رات کو والد کی خدمت میں بیٹھا تھا اور تمام رات نہ سویا تھا۔ کچھ لوگ ہمارے ساتھ تھے اور سو رہے تھے۔ میں نے والد صاحب سے کہا کہ اس جماعت میں سے کوئی بھی نہیں اٹھتا کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔ ایسے سوئے ہیں کہ گویا مرے پڑے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اے بیٹا اگر تو بھی سو جاتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی غیبت کرے۔ (۲۷)

غیبت معاصی

یعنی کسی شخص کے گناہ کے بارے میں بات کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں شخص حسد کرتا ہے' اسے جھوٹ بولنے کی عادت ہے' وہ بہت بد زبان ہے شراب پیتا ہے چوری کرتا ہے۔

شیخ سعدی نے ایک مرتبہ اپنے استاد سے عرض کیا کہ فلاں شخص مجھ سے حسد رکھتا ہے۔ استاد نے کہا اے سعدی تیرے نزدیک حسد حرام ہے۔ اور کیا غیبت حلال ہے کہ تو اس شخص کی میرے نزدیک غیبت کرتا ہے اور اس کے حسد کی شکایت کرتا ہے۔ (۲۸)

بد گمانی

کسی مسلمان کے ساتھ بد گمانی رکھنا بھی غیبت میں داخل ہے۔ ابو عبداللہ انطاکی فرماتے ہیں کہ غیبت محرمہ میں یہ بھی داخل ہے کہ تو بھائی کا عیب اپنے دل میں بٹھائے اور اس کی دشمنی کے ڈر سے زبان سے ظاہر نہ کرے۔ (۲۹)

کسی کی نقل اتارنا

یعنی کسی کے اوصاف بد کو نقل کرنا۔ مثلاً کوئی شخص لنگڑا ہو تو چلنے میں اس کی نقل کرنا۔ گونگا ہو یا اس کی زبان میں لکنت ہو تو بولنے میں اس کی نقل کرنا۔ مشکوٰۃ المصابیح میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے :

عن عائشةؓ قالت قال النبیﷺ ما احب انی حکیت احداً وان لی کذاوکذا (۳۰)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں کسی کی نقل اتاوروں۔ چاہے مجھ کو بہت کچھ مل جائے۔

سب سے بری غیبت کونسی ہے؟

امام غزالیؒ فرماتے ہیں :

واخبث انواع الغیبة غیبة القراء المرائین فانهم یفهمون المقصود علی صیغة اهل الصلاح لیظهروا من انفسهم التعفف عن الغیبة ویفهمون المقصود' ولا یدرون بجهلهم انهم جمعوا بین فاحشتین الغیبة والریاء۔ (۳۱)

سب سے زیادہ بری غیبت وہ لوگ کرتے ہیں جو پڑھے ہوئے اور ریاکار ہیں کہ مقصود بھی اپنا ظاہر کر دیں اور اچھے کے اچھے بنے رہیں اور لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ غیبت نہیں کرتے حالانکہ وہ خود جہالت سے یہ نہیں جانتے کہ دو خطا کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ایک غیبت اور دوسری ریاکاری۔

غیبت اور چغل خوری

چغل خوری کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کی ایسی بات دوسرے کو پہنچانا جو اس شخص کی طرف سے اس دوسرے آدمی کو بدگمان اور ناراض کر کے باہمی تعلقات کو خراب کر دے۔ ابن التین فرماتے ہیں: چغلی میں بھی غیبت کا مفہوم پایا جاتا ہے کیونکہ چغلی بھی پیٹھ پیچھے کی جاتی ہے۔ (۳۲)

چغل خوری کی مذمت

قرآن و سنت میں چغل خوری کو سخت ترین گناہوں میں شمار کیا گیا ہے، اور آخرت میں اس کے برے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ(۳۳)

بڑی خرابی ہے پس پشت عیب جوئی کرنے والے کے لئے اور طعنہ دینے والے کے لئے۔

قيل الهمزة النمام(٣٤)

عن حذيفة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يدخل الجنة قتات(وفى رواية مسلم نمام)(٣٥)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ چغل خور آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا (اور مسلم کی روایت میں لفظ نمام ہے)

ويروى ان سليمان بن عبد الملك قال لرجل بلغنى انك وقعت فى وقلت كذا وكذا فقال الرجل مافعلت فقال سليمان ان الذى اخبرنى صادق ' فقال الرجل لا يكون النمام صادقاً ' فقال سليمان صدقت ' اذهب بسلام(٣٦)

اور ایک روایت میں ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے ایک آدمی کو کہا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تو نے میرے بارے فلاں فلاں بات کی ہے۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ سلیمان نے کہا بے شک مجھے ایک سچے آدمی نے خبر دی ہے۔ اس آدمی نے کہا چغل خور کبھی سچا نہیں ہو سکتا۔ سلیمان نے کہا تو

نے سچ کہا سلامتی کے ساتھ چلا جا۔

یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں :

یفسد النمام فی ساعة مالا یفسد الساحرفی شهر(۳۷)

ایک چغل خور لمحہ میں وہ فساد ڈال دیتا ہے جو ایک جادوگر مہینہ میں نہیں ڈالتا۔

زبان کی حفاظت

غیبت کا تعلق زبان سے ہے۔ زبان اگرچہ گوشت کا ایک ٹکڑا ہے لیکن انسانی جسم میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ خیر و شر کی بنیاد بہت حد تک یہی ہے۔ جس مسلمان کی زبان اس کے قابو میں ہو وہ اس کی آفات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جو اس کو آزاد و بے لگام چھوڑ دیتا ہے وہ اس کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔

اس زبان سے جس قسم کے الفاظ نکلیں گے وہ انسان کی اخروی زندگی میں کامیابی یا ناکامی کا سبب بن جائیں گے۔ ارشاد ربانی ہے :

مَایَلفِظُ مِن قَولٍ الاّ لَدَیهِ رَقِیب عَتِید(۳۸)

وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ کہ اس کے آس پاس ہی ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

یَومَ تَشهَدُ عَلَیهِم السِنَتُهُم وَاَیدِیهِم وَاَرجُلُهُم بِمَاکَانُوا یَعمَلُون(۳۹)

اس دن ان کے خلاف گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کاموں کی جو یہ کیا کرتے تھے۔

یہاں احادیث کے ذخیرہ میں سے نبی کریم ﷺ کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زبان کی حفاظت انتہائی ضروری ہے۔

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (م ۲۷۹ھ / ۸۹۲ء) نے جامع الترمذی میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو دین کی اہم باتیں بتائیں اور آخر میں فرمایا : کیا میں تمہیں وہ چیز بھی بتادوں جس پر تمام دین کا مدار ہے۔ اور پھر آپ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کی حفاظت پر زور دیا۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا اے اللہ کے نبی ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہم سے مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ لوگوں کو دوزخ میں ان کے منہ کے بل زیادہ تر ان کی زبانوں کی بے باکانہ باتیں ہی ڈلوائیں گی۔ (۴۰)

عن ابی سعید الخدریؓ عن النبی ﷺ قال اذا اصبح ابن آدم فان الا عضاء کلھا تکفر اللسان تقول ۔ اتق اللہ فینا فانما نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا(٤١)

حضرت ابو سعید خدریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضا عاجزی اور لجاجت کے ساتھ زبان سے کہتے ہیں کہ (خدا کی بندی ہم پر رحم کر) اور ہمارے بارے میں خدا سے ڈر کیونکہ ہم تیرے ہی ساتھ بندھے ہوئے ہیں' تو ٹھیک رہی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اور اگر تو نے غلط روی اختیار کی تو ہم بھی غلط روی کریں گے (اور پھر اس کا خمیازہ بھگتیں گے)

عن عبداللہ بن مسعودؓ قال: سالت رسول اللہ ﷺ ای الاعمال افضل؟ قال: الصلاۃ علی میقاتھا' قلت ثم ماذا یارسول اللہ ﷺ قال: ان یسلم الناس من لسانک(٤٢)

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا' اعمال میں سے کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو لوگوں کو اپنی زبان سے محفوظ رکھے"۔

"عن عقبۃ بن عامرؓ قال: قلت یا رسول اللہ ماالنجاۃ؟ قال: امسک علیک لسانک ' ولیسعک بیتک ' وابک علی خطیئتک"(٤٣)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ نجات حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو' اور چاہیے کہ تمہارے گھر میں تمہارے لئے گنجائش ہو (یعنی جب باہر کا کوئی کام نہ ہو تو آوارہ گردوں اور بے فکروں کی طرح باہر نہ گھوما کرو) اور اپنے گناہوں پر اللہ کے حضور میں رویا کرو"

عن سھل بن سعدؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ"(٤٤)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ کو اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ) میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں"

عن ابی ھریرۃؓ عن النبی ﷺ قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل

خیراً او لیصمت"(٤٥)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

"عن ابی ھریرۃؓ انه سمع النبی یقول: ان العبد لیتکلم بالکلمة ما یتبین فیھا یزل بھا الی النار ابعد مما بین المشرق والمغرب"(٤٦)

"عن سفیان بن عبداللهؓ قال--- قلت یا رسول الله ﷺ، ما اخوف ماتخاف علی؟ فاخذ بلسان نفسه، ثم قال: ھذا"(٤٧)

"حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میرے بارے میں جن باتوں کا آپ کو خطرہ ہو سکتا ہے ان میں زیادہ خطرناک اور خوفناک کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کے فرمایا کہ سب سے زیادہ خطرہ اس سے ہے"

"عن عبدالله بن عمرو بن العاصؓ عن النبی ﷺ قال: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده"(٤٨)

"حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔

امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک دن حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا، اے نائب رسول اللہ ﷺ آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اس چھوٹی سی چیز نے مجھے بڑی بڑی ہلاکتوں میں مبتلا کیا ہے"(۴۹) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زبان سے زیادہ کوئی چیز زیادہ قید رکھنے کی محتاج نہیں(۵۰) حضرت طاؤس فرمایا کرتے تھے کہ میری زبان درندہ ہے اگر چھوڑدوں تو مجھے چٹ کر جائے(۵۱) حضرت امام حسنؓ کا قول ہے کہ جس نے اپنی زبان نہ روکی اس نے دین اسلام کو بھی نہ سمجھا۔(۵۲) محمد بن واسع نے مالک بن دینار کو فرمایا کہ آدمی کو زبان کا روکنا مال ودولت کی حفاظت سے زیادہ مشکل ہے(۵۳) یونس بن عبید فرماتے ہیں کہ جس کی زبان ایک ٹھکانہ پر رہتی ہے اس کے سب کام ٹھیک رہتے ہیں(۵۴) حضرت ربیع بن خثیم کا معمول یہ تھا کہ جب صبح ہوتی تو دوات قلم اور کاغذ اپنے پاس رکھ لیتے جو کچھ بولتے کاغذ پر لکھ لیتے اور شام کو اپنے نفس سے اس کا حساب کیا کرتے تھے(۵۵) شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ فرمایا کرتے تھے :

در کام است زبان دشمن جاں
گر جاں بکار آید ہوشدار زبان (۵۶)
(انسان کے منہ میں جان کی دشمن زبان ہی ہے۔اگر جان کی سلامتی درکار ہے تو زبان کی حفاظت کر)

غیبت کے اسباب

ہم درج ذیل اسباب کی بناء پر ایک دوسرے کی غیبت کرتے ہیں۔

(۱) حسد و کینہ کی وجہ سے غیبت کی جاتی ہے۔
(۲) کسی شخص پر غصہ آجائے تو اس کی غیبت کی جاتی ہے۔
(۳) غیبت کے ذریعے کسی دوسرے شخص کی موافقت اور حمایت حاصل کی جاتی ہے۔
(۴) کسی کا مذاق اڑا کر اسے ذلیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔(۵۷)

غیبت کی مذمت

(۱) قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ولا يغتب بعضكم بعضاً ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتاً فكرهتموه ـ واتقوالله ان الله تواب رّحيمٌ﴾(۵۸)

"اور کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔کیا تم میں سے کوئی اس کو گوارا کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے ؟اس سے ضرور ہی تمہیں کراہت آتی ہے۔اور اللہ سے ڈرتے رہو۔بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے 'بڑا مہربان ہے"

اس تشبیہ کی حکمت کیا ہے ؟

جس طرح مردہ کا کوئی گوشت کاٹے تو اس کو خبر نہیں ہوتی اسی طرح جس کی غیبت کی جائے وہ بھی بے خبر ہوتا ہے۔لیکن جس طرح جسم میں سے گوشت کی بوٹی کاٹ لینے سے جسم کو زخم کی تکلیف ہوتی ہے اسی طرح بدگوئی کے لفظوں کو سن کر آدمی کے دل میں زخم پڑ جاتا ہے۔ابن حیان الاندلسی لکھتے ہیں۔

"وقال تعالیٰ میتا لان المیت لا یحس وکذلک الغائب لا یسمع مایقول فیه المغتاب"(۵۹)

امام رازی فرماتے ہیں :

"تقول هو اشارة الی ان عرض الانسان کدمه ولحمه وهذامن باب القیاس الظاهر، وذلک لان عرض المرء اشرف من لحمه، فاذا لم یحسن من العاقل اکل لحوم الناس لم یحسن منه قرض عرضهم بالطریق الاولیٰ لان ذلک آلم"(۶۰)

محمد جمال الدین قاسمی اپنی تفسیر "محاسن التاویل" میں لکھتے ہیں :

"لان العقل والشرع مجتمعان علی استکراهها، آمران بترکها والبعد عنها، ولماکانت کذلک جعلت بمنزلة لحم الاخ فی کراهته"(۶۱)

ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اس تشبیہ کی حکمت پر بڑی جامع اور پر مغز بحث کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں :

"اس فقرے میں اللہ تعالیٰ نے غیبت کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دے کر اس فعل کے انتہائی گھناؤنا ہونے کا تصور دلایا ہے۔ مردار کا گوشت کھانا بجائے خود نفرت کے قابل ہے۔ کجا کہ وہ گوشت بھی کسی جانور کا نہیں بلکہ انسان کا ہو اور انسان بھی کوئی اور نہیں خود اپنا بھائی ہو پھر اس تشبیہ کو سوالیہ انداز میں پیش کر کے اور زیادہ موثر بنادیا گیا ہے۔ تاکہ ہر شخص اپنے ضمیر سے پوچھ کر خود فیصلہ کرے کہ آیا وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کے لئے تیار ہے ؟اگر نہیں ہے اور اس کی فطرت اس چیز سے گھن کھاتی ہے تو آخر وہ کیسے یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے ایک مومن بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت پر حملہ کرے۔ جہاں وہ اپنی مدافعت نہیں کر سکتا اور جہاں اس کو یہ خبر تک نہیں ہے کہ اس کی بے عزتی کی جارہی ہے ؟اس ارشاد سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ غیبت کے حرام ہونے کی بنیادی وجہ اس شخص کی دل آزاری نہیں ہے جس کی غیبت کی گئی ہو بلکہ کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کی برائی کرنا بجائے خود حرام ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ اور اس کو اس فعل سے اذیت پہنچے یا نہ پہنچے۔ ظاہر ہے کہ مرے ہوئے آدمی کا گوشت کھانا اس لئے حرام نہیں ہے کہ مردے کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ مردہ بے چارہ تو اس سے بے خبر ہوتا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد کوئی اس کی لاش بھنبوڑ رہا ہے مگر یہ فعل بجائے خود ایک نہایت گھناؤنا فعل ہے۔ اسی طرح جس شخص کی غیبت کی گئی ہو اس کو بھی اگر کسی ذریعہ سے اس کی اطلاع نہ پہنچے تو وہ عمر بھر اس بات سے بے خبر رہے گا کہ کہاں کس شخص نے کب اس کی عزت پر کن لوگوں کے سامنے حملہ کیا تھا۔ اور اس کی

وجہ سے کس کس کی نظر میں وہ ذلیل وحقیر ہو کر رہ گیا۔اس بے خبری کی وجہ سے اسے غیبت کی سرے سے کوئی اذیت نہ پہنچے گی۔ مگر اس کی عزت پر بہر حال اس سے حرف آئے گا۔اس لئے یہ فعل اپنی نوعیت میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے مختلف نہیں ہے۔(۶۲)

(ب) حدیث کی روشنی میں

کتب حدیث میں غیبت کی مذمت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے بہت سے ارشادات نقل کئے گئے ہیں۔زیر نظر مقالہ میں ان تمام فرامین کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔اس لئے یہاں چند احادیث ہی تحریر کی جاتی ہیں۔

عن انسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لما عرج بی مررت بقومٍ لهم اظفار من نحاسٍ يخمشون وجوههم ' وصدورهم فقلت من هولاء ياجبريل ؟قال: هؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس ويقعون فی اعراضهم"(٦٣)

امام نوویؒ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ياكلون لحوم الناس ای يغتابونهم"(٦٤)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کرایا گیا تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور بدن کا گوشت نوچ رہے تھے۔میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کیا کرتے تھے) اور انکی عزتوں کو خراب کرتے تھے۔

"عن ابی سعیدٍ وجابرٍ قال قال رسول اللہ ﷺ الغيبة اشد من الزنا' قالوا يا رسول اللہ ﷺوكيف الغيبة اشد من الزنا؟ قال ان الرجل ليزنی فيتوب فيتوب اللہ عليه (وفی رواية فيتوب فيغفراللہ له) وان صاحب الغيبة لا يغفرله حتی يغفرها له صاحبه"(٦٥)

"حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے۔بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیونکر ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا(بات یہ ہے کہ) آدمی اگر بدبختی سے زنا کر لیتا ہے تو صرف توبہ کرنے سے اس کی معافی اور مغفرت اللہ تعالی کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ مگر غیبت کرنے والے کو

جب تک خود وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے' اس کی معافی اور بخشش اللہ تعالی کی طرف سے نہیں ہو گی۔

ایک مرتبہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے کسی نے دریافت کیا کہ حدیث میں جو غیبت کو زنا سے زیادہ سخت کہا گیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا زنا باہی جرم ہے اور غیبت جاہی جرم ہے۔ زنا کے بعد انفعالی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور آدمی پشیمان ہوتا ہے۔ لیکن غیبت سے نفس موٹا ہوتا ہے۔ آدمی خوش ہوتا ہے کہ کس طرح میں نے فلاں کی مٹی پلید کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زنا سے غیبت کا گناہ زیادہ ہے (ذوقی' تربیة العشاق ۶۰۴/) بعض علماء نے اس کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ بدکاری میں دوسرے فریق کی رضامندی شامل ہوتی ہے لیکن غیبت میں نہیں۔

"عن جابر بن عبداللهؓ قال کنامع رسول الله ﷺ فاتی علی قبرین یعذب صاحباهما فقال انهما لا یعذبان فی کبیر بلی انه کبیر اما احدهمافکان یغتاب الناس ' واما الآخر فکان لا یتاذی من البول" (٦٦)

"حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس آپ ﷺ کا گزر دو قبروں پر ہوا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' ہاں (گناہ کے لحاظ سے) یہ بڑے ہی ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب قبر وہ ہے جو لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ اور دوسرا پیشاب سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھتا تھا۔"

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھر دو سرسبز ٹہنیاں منگوائیں اور ان کو ان دونوں قبروں پر لگا دیا۔ اور فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں سرسبز رہیں گی' ان قبر والوں کو عذاب نہیں ہو گا۔ (٦٧)

"عن ابی هریرةؓ قال: جاء ماعزبن مالک الاسلمی فرجمه النبی ﷺ عند الرابعة ' فمربه رسول الله ﷺ ومعه نفرمن اصحابه ' فقال رجل منهم: ان هذا الخائن اتی النبی ﷺ مرارا' کل ذلک یرده' ثم قتل کما یقتل الکلب ' فسکت عنهم النبی ﷺ حتی مربجیفة حمار شائلة رجله ' فقال کلا من هذا قالا: من جیفة حمار؟ یارسول الله ﷺ قال فالذی نلتما من عرض اخیکما آنفا اکثر۔ والذی نفس محمد بیده انه فی نهر من انهار الجنة یتغمس" (٦٨)

" حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب ماعز بن مالک اسلمی نے چار

مرتبہ (زنا کا اعتراف کر لیا) تو نبی ﷺ نے ان کو رجم کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ وہاں سے گزرے۔ ان میں سے دو آدمیوں نے کہا۔ یہ شخص اپنی جان کے ساتھ بد دیانتی کرنے والا ہے۔ یہ نبی ﷺ کے پاس کتنی مرتبہ آیا۔ اور ہر بار آپ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا۔ پھر اسے اس طرح قتل کیا گیا جس طرح کتے کو کیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے یہ بات سنی اور خاموش رہے تھوڑی دیر کے بعد راہ میں ایک مردار گدھا ملا۔ وہ اس قدر پھولا تھا کہ اس کی ایک ٹانگ اوپر کو اٹھ گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں سے کھاؤ۔ وہ بولے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم گدھے کا گوشت کھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم مردہ گدھا کھانے سے تو نفرت کرتے ہو لیکن اپنے بھائی کی عزت پر جو تم نے حملہ کیا ہے وہ مردار کھانے سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ تو جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں نہا رہا ہے۔

واضح رہے کہ فوت شدہ آدمی کی غیبت زندہ کی غیبت سے زیادہ سخت ہے۔

"قال حجة الاسلام غيبة الميت اشد من الحی و ذلک لان عفو الحی واستحلاله ممكن ومتوقع فی الدنيا بخلاف الميت"(٦٩)

"حجۃ الاسلام (امام غزالیؒ) نے کہا کہ مردہ کی غیبت زندہ کی غیبت سے زیادہ سخت ہے۔ یہ اس لئے کہ ممکن ہے زندہ آدمی تو دنیا ہی میں غیبت کرنے والے کو معاف کر دے بخلاف مردہ کے"

"عن ابی برزة الاسلمی قال قال رسول اللہ ﷺ قال یامعشرمن امن بلسانه ولم يدخل الايمان قلبه، لا تؤذوا المؤمنين ولا تتبعوا عوراتهم، فانه من تتبع عورات المؤمنين تتبع الله عورته، ومن تتبع الله عورته يفضحه فی بيته"(٧٠)

"حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہو اور ایمان ابھی ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے۔ مومنوں کو اذیت نہ دیا کرو (یعنی ان کی غیبت نہ کیا کرو) اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ جو مومنوں کی پوشیدہ باتوں کا پیچھا کرتا ہے۔ اللہ تعالی اس کی مخفی باتوں کا پیچھا کرتا ہے۔ اور جس کی " مخفی باتوں کا پیچھا خدا کرے تو وہ اس کو اس کے گھر میں رسوا کر دیتا ہے۔

"عن انس بن مالکؓ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ ، فذكر امرالربا وعظم شانه وقال - ان الدرهم يصيبه الرجل من الربا اعظم عند الله فی الخطيئة من ست وثلاثين زنية يزنيها الرجل، وان اربی الربا عرض الرجل المسلم "(٧١)

"حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطاب کیا' اور سود کی برائی کا ذکر کیا۔ اور فرمایا سود کا ایک درہم کھانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑا گناہ ہے کہ ایک آدمی چھتیس مرتبہ بدکاری کرے۔ اور سود سے بڑھ کر یہ گناہ ہے کہ آدمی کسی مسلمان بھائی کی عزت پامال کرے۔

"عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من اکل لحمِ اخیہ فی الدنیا قرب الیہ یوم القیامۃ فیقال لہ کلہ میتاً کما اکلتہ حیاً' فیاکلہ"(۷۲)

"حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی اس کی غیبت کی) قیامت کے دن اس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جس طرح زندہ کو کھاتے تھے اسی طرح مردے کو کھاؤ۔ پس وہ کھائے گا۔

"وعن جابر بن عبداللہؓ قال: کنا مع النبی ﷺ فار تفعت ریح منتنۃ ' فقال رسول اللہ ﷺ: اتدرون ماھذہ الریح؟ ھذہ ریح الذین یغتابون المؤمنین"(۷۳)

"اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کیساتھ تھے کہ ایک بڑی بدبودار ہوا چلی' رسول للہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ ہوا کس قسم کی ہے؟ یہ مومنوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

"عن ابی بکرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال فی خطبتہ فی حجۃالوداع: ان دماء کم واموالکم واعراضکم حرام علیکم' کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا' الا ھل بلغت"(۷۴)

"حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃالوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون' اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں' تمہارے اوپر اسی طرح حرام ہیں جس طرح کہ اس مہینہ میں' اس شہر میں یہ دن محترم ہے۔ کیا میں نے پیغام پہنچادیا۔

صحابہ کرامؓ کے اقوال کی روشنی میں

حضرت قیسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاصؓ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ تو آپ کا گزر ایک مرے ہوئے خچر پر ہوا جس کا جسم بھاری ہو چکا تھا۔ آپ فرمانے لگے خدا کی قسم کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرنے سے بہتر یہ ہے کہ اس مردہ خچر کا گوشت کھالیا جائے۔

"کان عمرو بن العاصؓ یسیر مع نفر من اصحابہ ' فمر علی بغل میت قد انتفخ' فقال

: واللہ لان یاکل احدکم ھذا حتی یملا بطنہ ' خیر من ان یاکل لحم مسلم"(۷۵)
"حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ "سب سے پہلے جس نے غیبت کی وہ شیطان ہے 'جس نے حضرت آدم ؑ کی غیبت کی(۷۶) حضرت اکثمؓ بن صیفی فرماتے ہیں "غیبت کرنے والا لوگوں کی نظروں میں رسوا ہو جاتا ہے۔ تم اس کو کبھی معزز نہ دیکھو گے(۷۷) حضرت کعب الاحبارؓ فرماتے ہیں "بنی اسرائیل میں ایک دفعہ قحط پڑا۔ حضرت موسیٰؑ نماز استسقاء کے لئے باہر نکلے۔ تین دن متواتر نماز ادا کی لیکن بارش نہ ہوئی۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اے اللہ تیرے بندوں نے تین دن بارش کے لئے دعا کی ہے لیکن بارش نہیں ہوئی اس کی وجہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ میں اس قوم کی دعا قبول نہیں کیا کرتا جس میں غیبت کرنے والے اور چغل خور موجود ہوں۔(۷۸)

حضرت عیسیٰ ؑ کا فرمان

ابو طالب مکی نے اپنی کتاب قوت القلوب میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے اصحاب کو فرمایا:
"جب تمہارا بھائی سو رہا ہو اور اس کا کپڑا اس سے کھل جائے تو اس کو دیکھ کر تم کیا کرتے ہو؟
انہوں نے کہا "ہم اسے ڈھانپ دیتے ہیں اور پردہ کر دیتے ہیں۔
"آپ نے فرمایا نہیں تم تو اس کا پردہ کھولتے ہو۔
انہوں نے کہا: سبحان اللہ ایسا کون کر سکتا ہے؟
فرمایا تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کے بارے میں ایک بات سنتا ہے تو اس میں اضافہ کر کے اس کو پھیلاتا ہے۔(۷۹)

بزرگان دین کے اقول کی روشنی میں

حضرت امام زین العابدینؒ نے ایک آدمی کو سنا کہ دوسرے کی غیبت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا خبردار غیبت مت کرنا۔ یہ چیز ان لوگوں کا سالن ہے جو انسانوں میں سے کتے ہیں۔

"وسمع علی بن الحسین رضی اللہ عنھما رجلا یغتاب آخر فقال: ایاک والغیبۃ فانھا ادام کلاب الناس(۸۰(

حضرت حماد بن زید فرماتے ہیں 'میں حضرت مالک بن دینار کو ملنے کے لئے گیا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ایک کتا بیٹھا ہے میں نے اسے ہٹانا چاہا تو انہوں نے فرمایا اے حماد اس کتے کو رہنے دو 'یہ

اس ہم نشین سے اچھا ہے جو میرے پاس بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرے(۸۱) ایک دن ایک نوجوان پریشانی کی حالت میں حضرت عبداللہ بن مبارک کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ میرے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا گناہ کیا ہے۔ وہ کہنے لگا میں نے شراب پی کر اپنے ہمسائے کا گھر لوٹ لیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرمانے لگے۔ میں تو ڈر گیا تھا کہ شاید تم کسی مسلمان بھائی کی غیبت کر بیٹھے ہو۔(۸۲) حضرت بکر بن عبداللہ المزنی فرماتے ہیں، جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یقین کر لو کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اور اللہ اسے سزا دینا چاہتا ہے۔(۸۳) حضرت عطاء بن ابی رباح فرمایا کرتے تھے "میری مجلس میں اگر شیطان آکر بیٹھ جائے تو اس کو گوارا کر لوں گا لیکن غیبت کرنے والے کو برداشت نہیں کروں گا(۸۴) امام ابو جعفر الباقر کا قول ہے "آدمی کے عیب کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب کھولتا پھرے جن کو اپنی ذات میں دیکھ کر چشم پوشی کرتا ہے(۸۵)

حضرت بہلول قبرستان میں رہتے تھے۔ ایک دن حضرت سری سقطی نے کہا آپ شہر میں قیام کیوں نہیں کرتے؟ آپ فرمانے لگے میں ایسے لوگوں کے پاس رہتا ہوں کہ اگر ان کے پاس بیٹھتا ہوں تو مجھے تکلیف نہیں پہنچاتے اور ان سے غائب ہوتا ہوں تو غیبت نہیں کرتے۔

"قال السری السقطیؒ خرجت یوما الی المقابر، فاذا ببھلول المجنون، فقلت له ای شئی تصنع ھھنا؟ قال: اجالس قوما لا یؤذوننی وان غبت لا یغتابونی"(۸۶)

حضرت ابراہیم بن ادھم کے کسی دوست نے کچھ مدت کے لئے آپ سے ملنا چھوڑ دیا۔ پھر آپ کی ملاقات کو آیا اور ایک شخص کی غیبت کرنے لگا۔ حضرت ابراہیم بن ادھم نے اسے کہا خدا تمہارا ہم سے نہ ملنا ہی بہتر ہے تو نے میرے دوست کی نسبت میرے دل میں بغض ڈال دیا ہے۔ اور میرے دل کو غافل کر دیا۔ کاش تو آج ہم سے نہ ملتا(۸۷)

حضرت منصور بن زادان فرماتے تھے "واللہ جو کوئی میرے پاس بیٹھا رہتا ہے اس کے ساتھ گویا جہاد کرتا رہتا ہوں۔ جب تک کہ وہ چلا نہ جائے۔ کیونکہ وہ یا تو میرے دوست کو میرے نزدیک دشمن بنا دیتا ہے یا کسی کی کی ہوئی غیبت مجھے بتاتا ہے جس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے(۸۸) حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں تین عادتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی مجلس میں ہوں تو اس مجلس والے اللہ کی رحمت سے محروم ہوتے ہیں۔

(الف) جس میں محض دنیوی امور کا ذکر ہو۔

(ب) جس میں بکثرت ہنسی ہو۔

(ج) جس میں لوگوں کی غیبت کی گئی ہو۔(۸۹)

آپ فرماتے ہیں کہ اہل علم سے ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جھوٹ بولنے والا دوزخ میں کتے کی شکل میں پھرے گا۔ حاسد خنزیر کی شکل میں' اور غیبت کرنے والا اور چغل خور بندر کی صورت میں مسخ ہو گا۔(۹۰) حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تیرا ایسے ستر گناہ لے کر جانا جو تیرے اور اللہ کے درمیان ہوں یہ زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ تم ایک گناہ ایسا لے کر جاؤ جو تیرے اور مخلوق کے درمیان ہو(۹۱)

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں" آج کل علماء کا فضل غیبت ہے اور ایک دوسرے کے نقص اس خیال سے بیان کرتے ہیں کہ اس کا ہم عصر اس سے بڑھ نہ جائے اور ایسا نہ ہو کہ وہ علم و تقویٰ میں مشہور ہو جائے(۹۲)

ایک رات حضرت شقیق بلخیؒ اپنے وظائف سے غافل ہو کر سو گئے۔ بیوی نے سرزنش کی۔ آپ نے فرمایا تو مجھے ایک رات کے وظیفہ چھوڑنے پر کیوں خفا ہوتی ہے جب کہ بلخ کے اکثر علماء و زہاد میرے ہی لئے نماز روزہ کرتے ہیں۔ اس نے پوچھا یہ کیونکر؟ آپ نے فرمایا وہ رات بھر جاگتے ہیں اور دن بھر روزہ رکھتے ہیں۔ پھر شقیق کی غیبت کرتے ہیں اور اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ اس لئے ان کی تمام نیکیاں میرے نامہ اعمال میں ہوں گی(۹۳)

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں :"غیبت دل کو راستی اور ہدایت سے ویران کر دیتی ہے(۹۴)

حضرت شاہ بن شجاع الکرمانی کا قول ہے۔ جو شخص چار باتوں کی پابندی کرتا ہو اس کی فراست خطا نہیں ہو سکتی۔

(الف) غض بصر کا خیال رکھتا ہو۔

(ب) شہوانی خواہشات سے بچتا ہو۔

(ج) رزق حلال کھاتا ہو۔

(د) غیبت سے پرہیز کرتا ہو۔(۹۵)

حضرت ابراہیم بن ادھم سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے' جب ہم اللہ سے دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ ہمارے اندر عیب موجود ہیں۔ پھر بھی دوسروں کے

عیب تلاش کرتے ہو۔ایسی صورت میں دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔(۹۶)

اللہ کے ایک ولی نے ابلیس کو دیکھا اور پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا انسان بھی ہے جس کو بھکانے کی تمہیں ضرورت نہ ہو۔اس نے کہا تین قسم کے آدمیوں کا پیچھا میں نے چھوڑ دیا ہے (یعنی انہیں بھکانے کی ضرورت نہیں ہے)

(الف) وہ شخص جو اپنے چھوٹے سے کام کو بڑا کر کے دکھاتا ہے

(ب) جو گناہ کر کے بھول جاتا ہے (اور توبہ نہیں کرتا)

(ج) جو اپنی تعریف کرتا ہے اور دوسروں کی غیبت کرتا ہے (۹۷)

شیخ سعدی سے کسی نے پوچھا کہ زندگی کیسے گزر رہی ہے۔آپ فرمانے لگے منہ اللہ کی نعمتیں کھانے میں اور زبان لوگوں کی غیبت کرنے میں (۹۸)

حضرت عبداللہ بن سہل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحیی بن معاذ رازی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مومن کے دوسرے پر تین حق ہیں۔

(الف) اگر وہ اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا تو نقصان بھی نہ پہنچائے۔

(ب) اگر وہ اس کو خوش نہیں کر سکتا تو غمگین بھی نہ کرے۔

(ج) اگر وہ اس کی تعریف نہیں کر سکتا تو اس کی غیبت بھی نہ کرے (۹۹)

اسلاف کی احتیاط

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنی مجلس میں غیبت کا دروازہ بالکل بند کر دیتے تاکہ کسی مسلمان کی عزت خراب نہ ہو۔ان کا یہ خیال تھا کہ بہت ممکن ہے کہ درود و وظائف اور ساری عبادات قیامت کے دن ایک غیبت کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ایک مسلمان بھائی کی عزت کتنی محترم ہے اس کا اندازہ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصؓ کے اس قول سے لگایا جا سکتا ہے۔جو انہوں نے خانہ کعبہ کو مخاطب ہو کر کہا تھا۔

"قال : اشهد انک بيت الله وان الله عظم حرمتک وان حرمة المسلم اعظم من حرمتک(۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ کا گھر ہے اور اللہ کے نزدیک تیری بڑی حرمت ہے۔لیکن ایک مسلمان کی عزت اور حرمت تیری حرمت سے بڑھ کر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ غیبت اور بد گوئی سے بہت پرہیز کرتی تھیں۔ واقعہ افک کے تصفیہ کے بعد حضرت حسان بن ثابتؓ نے اپنے جرم کے کفارے میں حضرت عائشہؓ کی منقبت میں اپنے قصیدہ کے چند اشعار ان کو سنائے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔

حصان رزان ماتزن بريبة

وتصبح غرثى من لحوم الغوافل(۱۰۱)

"پاک دامن، باوقار، اور غیر مشتبہ ہیں۔ بھولی بھالی عورتوں کے بدن کا گوشت نہیں کھاتیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)

امام بخاریؒ نے تمام عمر کسی کی غیبت نہیں کی۔

"بكر من مينر قال: سمعت محمد بن اسماعيل يقول: ارجوان القى الله ولا يحاسبنى انى اغتبت احداً"(۱۰۲)

"بکر بن میزر سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ مجھے امید ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا تو وہ مجھ سے غیبت کا حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔

امام ابو حنیفہؒ غیبت سے بہت پرہیز کرتے تھے۔ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے:

"وقال ابن المبارک للثوری: ما ابعد اباحنيفةؒ من الغيبة، ما سمعته يغتاب عدواله قط، قال: والله هو اعقل من ان يسلط على حسناته ما يذهب بها(۱۰۳)

"حضرت عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری سے فرمایا، ابو حنیفہ غیبت سے کتنی پرہیز کرتے ہیں، میں نے ان کو کبھی کسی دشمن کی غیبت کرتے ہوئے بھی نہیں سنا۔ حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا ابو حنیفہ اتنے بیوقوف نہیں کہ اپنی نیکیاں دوسروں کو دے دیں۔

ابو عاصم النبیل فرماتے ہیں "جب سے مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ غیبت حرام ہے، میں نے آج تک کسی کی غیبت نہیں کی۔

"قال ابوقلابة الرياشي، سمعت ابا عاصم يقول ما اغتبت احدا منذ عرفت ما فى الغيبة "(۱۰۴)

شیخ محمد رازی فرماتے ہیں، میں کئی سال حضرت حاتم اصم کی مجلس میں رہا۔ صبح و شام ان کی خدمت میں گزارے۔ اس دوران میں نے کبھی آپ کو کسی کی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ (۱۰۵)

حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں' میں نے علی بن الحسین (امام زین العابدین) سے بڑھ کر کسی کو غیبت سے پرہیز کرتے ہوئے نہیں دیکھا(۱۰۶)

ابو داؤد السجستانی فرماتے ہیں "امام احمد بن حنبل کی مجلسیں آخرت کی مجلسیں ہوتی تھیں۔ ان میں کبھی دنیا کی کسی بات کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ میں نے کبھی ان کو کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا(۱۰۷)

وہب بن ورد فرماتے ہیں "بخدا میرے نزدیک غیبت کو ترک کرنا سونے کے پہاڑ کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ ۱۰۸

ابراہیم بن احمد القصیری حلب کے مشہور شافعی فقیہہ تھے۔
ان کے بارے میں صاحب الکواکب السائرہ لکھتے ہیں۔ "مکفوف اللسان عن الاغتیاب " (۱۰۹)(زبان کو غیبت سے روکتے تھے۔)

حضرت سعید بن المسیب فرمایا کرتے تھے "کوئی عالم' شریف اور باکمال ایسا نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی عیب نہ ہو' لیکن جس کی خوبیاں اس کی خامیوں سے زیادہ ہوں' اس کی خامیوں کی تشہیر نہ کرنی چاہیے' بلکہ اس کی خوبیوں کی وجہ سے درگزر کرنا چاہیے۔ (۱۱۰)

حضرت ابراہیم التیمی فرماتے ہیں مجھے ایک شخص نے جو حضرت ربیع بن خثیم کے ساتھ بیس سال تک رہا' یہ بتایا کہ میں نے کبھی آپ کو اس عرصہ کے دوران کسی کی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

"عن ابراهیم التیمی قالؒ اخبرنی من صحب الربیع بن خثیم عشرین عاماً ما سمع منه کلمة تعاب"(۱۱۱)

حضرت ربیع بن خثیم سے پوچھا گیا کہ ہم نے آپ کو کبھی کسی کی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ آپ فرمانے لگے۔

"ما انا عن نفسی براض فا تفرغ من ذمهاالی ان اذم الناس"(۱۱۲)

"میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں' ابھی اس کی مذمت سے فارغ نہیں ہوا۔ لوگوں کی مذمت کس طرح کر سکتا ہوں۔

"السلیط بن بسطام التیمی کہتے ہیں" میرے والد نے مجھ کو نصیحت کی کہ عبدالملک بن سعید بن ابجر کے حلقہ درس سے وابستہ ہو جاؤ کیونکہ میں نے کوفہ کے علماء میں ان سے بڑھ کر غیبت سے پرہیز

کرنے والا کوئی نہیں دیکھا(۱۱۳)

صاحب روح البیان نے ابن سیرین کے بارے میں لکھا ہے کہ جب وہ کسی کی غیبت کرتے تو ایک دینار صدقہ فرماتے(۱۱۴)

شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلوی سلسلہ نقشبند کے ایک معروف بزرگ گزرے ہیں۔ آپ اپنی مجلس میں کبھی کسی کی غیبت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی کی غیبت کرتا تو آپ فرماتے کہ کسی نہ کسی کی غیبت کے بغیر تمہارا دل نہیں بہلتا ہے۔ تو سب سے برا میں ہوں۔ میری برائی کرتے ہوئے اپنے دل کو بہلاؤ۔ لیکن میرے سامنے کسی کی غیبت نہ کیا کرو۔ ایک دن آپ روزہ سے تھے۔ کسی نے آپ کے سامنے غیبت کی۔ فرمانے لگے افسوس روزہ جاتا رہا۔ کسی کہا آپ نے تو غیبت نہیں کی۔ فرمایا لیکن سنی تو ہے۔(۱۱۵)

کیا غیبت گناہ کبیرہ ہے ؟

گناہوں کی دو اقسام ہیں :

(الف) گناہ صغیرہ

(ب) گناہ کبیرہ

علماء فرماتے ہیں کہ درج ذیل اسباب کی بنا پر گناہ صغیرہ کبیرہ بن جاتا ہے :

(۱) اگر صغیرہ گناہ کو بار بار کیا جائے۔

(۲) اگر صغیرہ گناہ کو معمولی سمجھ کر کیا جائے۔

(۳) وہ صغیرہ گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال دیا ہو لیکن انسان اس کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے(۱۱۶)

ابو عبداللہ القرطبی نے اپنی تفسیر میں اس بات پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ آپ لکھتے ہیں :

"لا خلاف ان الغیبۃ من الکبائر"(۱۱۷)

وہ اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح کبیرہ گناہوں پر وعید سنائی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے غیبت کے بارے میں سخت سرزنش کی ہے۔(۱۱۸)

عظیم محدث ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں غیبت پر جو بحث کی ہے اس کے مطالعہ سے

معلوم ہوتا ہے کہ ان کا رحجان بھی اسی طرف ہے۔ان کے الفاظ ہیں۔

حد الکبیرة صادق علیها لانها مما یثبت الوعید الشدید فیه"(۱۱۹)

غیبت کا کفارہ

اگر ایک شخص دوسرے کی غیبت کرے اور وہ اللہ سے معافی مانگے تو کیا غیبت کا گناہ معاف ہو جائے گا؟اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ صرف توبہ کرنے سے غیبت کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔جس کی غیبت کی ہے اس سے معاف کرانے کی ضرورت نہیں۔حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں :

"اذا اغتاب رجل رجلا فلا یخبر به ولکن یستغفراللہ"(۱۲۰)

"جب کوئی کسی شخص کی غیبت کرے تو اس کو اپنے غیبت کرنے کی خبر نہ کرے بلکہ اللہ تعالی سے مغفرت چاہے۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ غیبت کے گناہ کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ توبہ کرے اور جس شخص کی غیبت کی ہے۔اس کی تعریف بھی کردے اور اللہ تعالی سے اس کی مغفرت کے لئے دعا کرے۔

" سئل ﷺ ما کفارة الاغتیاب ؟ قال تستغفراللہ لمن اغتبته" (۱۲۱)

نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے جس شخص کی غیبت کی ہے اس کے لئے اللہ تعالی سے مغفرت کے لئے دعا کرے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں :

"کفارة اکلک لحم اخیک ان تثنی علیه وتدعوله بخیر" (۱۲۲)

" اپنے بھائی کے گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) کا کفارہ یہ ہے کہ تو اس کی تعریف کردے اور اس کے لئے دعائے خیر کردے۔"

تیسرا گروہ کہتا ہے کہ غیبت کا گناہ اسی صورت میں معاف ہوتا ہے جب توبہ کے علاوہ اس شخص سے معافی بھی مانگی جائے جس کی غیبت کی ہے اور وہ شخص معاف بھی کردے۔امام غزالی اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں لکھتے ہیں :

" وسئل عطاء بن ابی رباح عن التوبة من الغیبة قال: ان تمشی الی صاحبک فتقول له:کذبت فیما قلت وظلمتک واسات فان شئت اخذت بحقک

وان شئت عفوت"(۱۲۳)

"حضرت عطاء بن ابی رباح سے پوچھا گیا کہ غیبت کا گناہ کس طرح معاف ہو سکتا ہے ؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے ساتھی کے پاس جائے اور اس کو کہے 'جو کچھ میں نے کہا جھوٹ ہے اور میں نے تم پر ظلم کیا اور برا کیا۔ پس اگر تو چاہے تو اپنا حق لے لے اور اگر چاہے تو معاف کر دے۔

چوتھا گروہ کہتا ہے اگر اس شخص کو غیبت کی خبر پہنچی ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس سے معاف کرائے۔ ورنہ فقط استغفار پر اکتفا کرے۔ بقول مولانا مودودیؒ "کیونکہ اگر وہ شخص بے خبر ہو اور غیبت کرنے والا معافی مانگنے کی خاطر اسے جا کر یہ بتائے کہ میں نے تیری غیبت کی تھی تو یہ چیز اس کے لئے اذیت کی موجب ہو گی"(۱۲۴)

غیبت کے بارے میں احادیث و آثار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری گروہ کی رائے زیادہ بہتر ہے۔

غیبت کے نقصانات

(۱) غیبت کرنے والے کو نیک اعمال کی توفیق نہیں ملتی۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بغداد کی مسجد شونیزیہ میں ایک جنازہ کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ایک فقیر کو دیکھا جو لوگوں سے مانگ رہا تھا۔ میں نے فقیر کے اس عمل کو اپنے دل میں برا سمجھا۔ محض اس بدگمانی کی وجہ سے اللہ تعالی نے مجھ کو اس رات کے وظائف پڑھنے سے محروم کر دیا۔(۱۲۵)

(۲) غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس شخص کو مل جاتی ہیں جس کی غیبت کی جائے۔ حضرت حسن بصری کو کسی نے بتایا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے۔ آپ نے بطور تحفہ اس کو تازہ کھجوروں کی ایک ٹوکری بھیجی اور یہ پیغام دیا کہ میں نے سنا ہے کہ تم نے اپنی نیکیاں میرے نامہ اعمال میں درج کروادی ہیں۔ میں اس کا معاوضہ تو ادا نہیں کر سکتا۔ صرف یہ تھوڑی سی کھجوریں شکریہ کے طور پر بھیج رہا ہوں(۱۲۶)

اسی لئے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر انسان کا دل غیبت کرنے کو چاہے تو اپنے والدین کی کرے تاکہ اولاد کی نیکیاں ان کو مل جائیں۔(۱۲۷)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' قیامت کے دن آدمی کے پاس اس کا کھلا ہوا نامہ اعمال لایا جائے گا۔ وہ اس کو پڑھے گا پھر کہے گا اے میرے رب میں نے دنیا میں فلاں

فلاں نیک کام کئے تھے وہ تو اس میں درج ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ فلاں فلاں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں تمہارے نامہ اعمال سے مٹادی گئیں۔(۱۲۸)

غیبت سننے کا گناہ

غیبت سننے والا اگر اس سے منع نہ کرے تو وہ گناہ میں برابر کا شریک ہے۔ حضرت میمونؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک زنگی کا مردہ جسم ہے اور کوئی کہنے والا ان کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہا ہے کہ اس کو کھاؤ میں نے کہا اے خدا کے بندے میں اس کو کیوں کھاؤں۔ تو اس شخص نے کہا اس لئے کہ تو نے فلاں شخص کے زنگی غلام کی غیبت کی ہے۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تو اس کے متعلق کوئی اچھی بری بات کی ہی نہیں، تو اس شخص نے کہا کہ ہاں لیکن تو نے اس کی غیبت سنی تو ہے اور تو اس پر راضی رہا۔ اس خواب کے بعد حضرت میمون کا حال یہ ہو گیا تھا کہ نہ خود کسی کی غیبت کرتے اور نہ کسی کو اپنی مجلس میں کسی کی غیبت کرنے دیتے۔(۱۲۹)

غیبت سننے والے کو کیا کرنا چاہیے ؟

مسلمان کو چاہیے کہ اگر اس کے سامنے کسی کی غیبت کی جارہی ہو تو وہ خاموشی سے نہ سنے۔ ادنی درجہ یہ ہے کہ وہ اس مجلس سے اٹھ کر چلا جائے تاکہ گناہ میں شریک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان کی ہے :

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ(۱۳۰)

اور جو لغو (بات) سے کنارہ کشی کرنے والے ہیں۔

وَاِذَا سَمِعُوااللَغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ-----(۱۳۱)

اور جب کوئی لغوبات سنتے ہیں تو اسے ٹال جاتے ہیں

ایک جگہ ارشاد ربانی ہے :

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً-(۱۳۲)

بے شک کان اور آنکھ اور دل ان کی پوچھ ہر شخص سے ہو گی۔

اس سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ غیبت کرنے والے کو اس گناہ سے منع کرے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے :

مامن امری یخذل امرأ مسلماً فی موضع تنتھک فیه حرمته وینتقص فیه

من عرضه الا خذله الله تعالى فى مواطن يحب فيها نصرته ' وما من امرئ ينصر امرأ مسلماً فى موضع ينتقص فيه من عرضه وينتهک فيه من حرمته الا نصره الله عزوجل فى مواطن يحب فيها نصرته(۱۳۳)

"اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی حمایت ایسے موقع پر نہیں کرتا جہاں اس کی تذلیل کی جارہی ہو اور اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حمایت ایسے مواقع پر نہیں کرتا جہاں وہ اللہ کی مدد کا خواہاں ہو۔ اور اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی حمایت ایسے موقع پر کرتا ہے جہاں اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور اس کی تذلیل کی جارہی ہو تو اللہ عزوجل اس کی مدد ایسے مواقع پر کرتے ہیں جہاں وہ چاہتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کرے"

ابن ام عبد کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

من اغتیب عنده مؤمن فنصره جزاه الله بها خیرا فی الدنیا والآخرة ' ومن اغتیب عنده مؤمن ' فلم ینصره' جزاه الله بها فی الدنیا والآخرة شرا"(۱۳۴)

جس شخص کے پاس کسی مومن کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں اس کی بہتر جزا دے گا۔ اور جس شخص کے پاس کسی مومن کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے؛ تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں اس کا برا بدلہ دے گا۔

ایک مومن کی عادت یہ ہونی چاہیے کہ جب وہ کسی کی غیبت سنے تو اسی مجلس میں اس شخص کی کسی نہ کسی خوبی کا ذکر کرے تاکہ غیبت کا اثر زائل ہو جائے۔ حضرت عیسیٰؑ کی عادت مبارکہ سے ہمیں اس قسم کا سبق ملتا ہے:

اخبرنا معمر عن ابان ان عیسیٰ ابن مریم ما عاب شیئاً قط۔ فمر هو واصحابه علی کلب میت فقال له بعضهم ما انتن ریحه ' فقال عیسی بن مریم ما ابیض اسنانه"(۱۳۵)

ہمیں معمر نے ابان سے خبر دی ہے کہ عیسیٰ بن مریم کبھی کسی چیز کا عیب بیان نہیں کرتے تھے۔ آپ کا گزر مع حواریوں کے ایک مرے ہوئے کتے پر ہوا۔ ان میں سے بعض نے کہا اس کتے میں سے کیا بری بو آتی ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا "اس کے دانتوں کی سفیدی کتنی تیز ہے"

یعنی حضرت عیسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں کو کتے کی غیبت سے بھی منع فرمایا۔ اور متنبہہ کی کہ اللہ کی مخلوق کی برائی بیان نہیں کرنی چاہیے بلکہ کسی خوبی کا ذکر کرنا چاہیے۔

اگر کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جا رہی ہو تو سننے والوں کو اس کی تاویل کرنی چاہیے۔ مناقب الاصفیاء میں ہے کہ ایک دن حضرت شرف الدین یحییٰ منیری نے کسی شخص کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد کسی نے آپ سے کہا کہ یہ شخص شراب پیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر وقت نہیں پیتا۔ لوگوں نے کہ کہ ہر وقت پیتا ہے۔ فرمایا' رمضان کے مہینہ میں نہیں پیتا ہو گا۔(۱۳۶)

غیبت کی جائز صورتیں

امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں' امام غزالیؒ نے احیاء علوم الدین میں' اور ابن عمر بلخی نے عین العلم میں غیبت کی چند درست صورتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ان ائمہ کی طویل بحث کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اگر کسی شخص پر قاضی' مفتی یا سرکاری عہدیدار نے ظلم کیا ہو تو مظلوم اپنا حق وصول کرنے کے لئے حاکم بالا کے سامنے ظالم کے خلاف شکایت کر سکتا ہے۔

(۲) کسی شخص کے عیوب کی اصلاح کی نیت سے دوسرے کو خبر پہنچانا مثلاً بچے کے عیوب سے اس کے باپ کو آگاہ کرنا یا اس کے استاد کو بتانا۔ کوئی سرکاری ملازم رشوت لیتا ہو تو اس کی خبر افسر بالا کو کرنا۔

(۳) کسی عالم یا مفتی سے مسئلہ پوچھنے کیلئے کسی کا عیب بیان کرنا۔ مثلاً عورت اپنے خاوند کے کسی عیب کو بیان کرے۔

(۴) اگر کسی شخص کا نام لئے بغیر اس کے عیوب بیان کئے جائیں تو درست ہے۔

(۵) اگر کوئی شخص کسی لقب سے مشہور ہو اور اس لقب کے بغیر اس کی پہچان نہ ہو سکے تو اس کا ذکر کرنا درست ہے۔ مثلاً لفظ "اعرج" ایک شخص کا لقب ہے اور اس کے معنی لنگڑا کے ہیں اور محدثین احادیث کی روایات میں عن الاعرج وغیرہ لکھتے ہیں۔

محدثین اور رواۃ پر جرح

کتب حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف محدثین اور فقہاء نے ایک دوسرے کے عیوب بیان کئے ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں شخص کو جھوٹ کی عادت ہے' فلاں راوی کا حافظہ کمزور ہے' اسے وضع حدیث کی عادت ہے' فلاں شخص محدث یا فقیہہ نہیں ہے۔ معتزلی ہے' دین کا علم نہیں رکھتا وغیرہ۔

کیا یہ جرح بھی غیبت کے زمرے میں آتی ہے ؟اس کا جواب یہ ہے کہ غیبت کی یہ صورت نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے کیونکہ یہ ایک شرعی ضرورت ہے اور دین کی تقویت کا باعث ہے۔ کیونکہ اگر رواۃ کے عیوب اور کمزوریوں کو بیان نہ کیا جاتا تو اس سے موضوع روایات کی ترویج ہوتی اور صحیح احادیث کی پہچان ناممکن ہو جاتی۔ فقہاء اور محدثین نے یہ قاعدہ اخذ کیا ہے کہ غیبت صرف اس صورت میں جائز ہے جبکہ ایک صحیح (یعنی شرعاً صحیح) غرض کے لئے اس کی ضرورت ہو اور وہ ضرورت اس کے بغیر پوری نہ ہو سکتی ہو۔ امام نوویؒ اپنی کتاب ریاض الصالحین میں لکھتے ہیں :

"اعلم ان الغيبة تباح لغرضٍ صحيح شرعی لا يمكن الوصول اليه الا بها وهو بستة اسباب ---- الرابع تحذير المسلمين من الشر ونصيحتهم ' وذلک من وجوه ' منها جرح المجروحين من الرواة والشهود وذلک جائز باجماع المسلمين بل واجب للحاجة"(۱۳۷)

غیبت کی قانونی سزا

غیبت کا تعلق گناہوں کی اس قسم سے ہے جن کی اسلامی شریعت میں کوئی سزا مقرر نہیں کی گئی۔ اس کا تمام تر تعلق اخروی زندگی کے عذاب سے ہے۔

حوالہ جات

۱۔ الغزالی' ابوحامد محمد بن محمد' احیاء علوم الدین' بیروت' دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر۱۴۳/۳

۲۔ ابن حجر العسقلانی' ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی' فتح الباری بشرح صحیح البخاری' بیروت' دارالمعرفۃ' ۴۷۰/۱۰

۳۔ البروسوی' الشیخ اسماعیل حقی' تفسیر روح البیان'کوئٹہ' مکتبہ اسلامیہ' طبع ۱۴۰۵ھ'۸۷/۹

۴۔ ابن قدامہ' احمد بن عبدالرحمن' مختصر منہاج القاصدین(تحقیق وتعلیق' شعیب الارنوط۔ عبد القادر ارنوط) دمشق' مکتبہ دارالبیان' طبع ۱۴۰۳ھ/۱۶۹

۵۔ ایضاً/۱۷۰

۶۔ النراقی' محمد مہدی بن ابی ذر' جامع السعادات' بیروت' مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات' الطبعۃ الرابعۃ ۱۳۵۷ھ'۳۰۳/۲

۷۔ مالک بن انس' الموطا' (تحقیق وتعلیق: محمد فواد عبد الباقی)کتاب الکلام' باب ماجاء فی الغیبۃ' بیروت' دار احیاء التراث العربی'۹۸۷/۲' الدارمی' ابو محمد عبد اللہ بن عبدالرحمن' سنن الدارمی' (تحقیق وتعلیق' السید عبد اللہ ہاشم یمانی)کتاب الرقاق' باب فی حفظ اللسان' ملتان' نشر السنۃ'(۲۱۰/۲)

۸۔ النراقی، جامع السعادات،۳۰۴/۲

۹۔ ایضاً، ۳۰۵/۲

۱۰۔ الرازی، فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عمر' التفسیر الکبیر 'مطبوعۃ البہیۃ المصریۃ۱۳۵۷ھ۱۳۴/۲۸

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ الآ لوسی' ابو الفضل شہاب الدین السید محمود' روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی' ملتان' مکتبہ امدادیہ'۱۶۱/۱۳

۱۳۔ الشعرانی' عبد الوہاب بن احمد بن علی' تنبیہ المغترین او اخر القرن العاشرعلی ماخالفافیہ سلفہم الطاہر' القاہرۃ'۱۹۷۳ء۹۴/

۱۴۔ مرتضیٰ الزبیدی، السید محمد بن محمد، اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین ، بیروت، دارالکتب العلمیۃ ، الطبعۃ الاولی۱۴۰۹ھ ۳۰۴/۹

۱۵۔ البخاری ، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل، الصحیح (تحقیق، الدکتور مصطفیٰ دیب البغا)کتاب الزکواۃ ، باب التحریض علی الصدقۃ بیروت دار ابن کثیر ، ۵۲۰/۲

۱۶۔ الارزنجانی، وفابن محمد بن احمد، منھاج الیقین، بیروت، دارالکتب العلمیۃ(۴۳۹

۱۷۔ ابن عمر بلخی،محمد بن عثمان عین العلم، بیروت، داراحیاء التراث العربی" طبع ۱۳۸۹ھ/۱۳۵

۱۸۔ ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد،(ومعہ کتاب معالم السنن للخطابی) اعداد وتعلیق، عزت عبید الدعاس۔۔ عادل السید کتاب الادب، باب فی الغیبۃ ، بیروت، دارالحدیث للطباعۃ والنشر، ۱۹۲/۵، القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، بیروت، داراحیاء التراث العربی،۳۳۷/۱۶، النوویؒ ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف ، منھل الواردین شرح ریاض الصالحین ، (تحقیق ، الدکتور صبحی الصالح) لاہور المکتبہ العلمیۃ ۸۳۱/۲۔

۱۹۔ الخوبوی ،عثمان بن حسن بن احمد، درۃ الناصحین،کوئٹہ، مکتبہ اسلامیہ، طبع ۱۳۹۹ھ/۲۹۹

۲۰۔ المنذری، عبد العظیم بن عبدالقوی، الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف (تحقیق وتعلیق، مصطفیٰ محمد عمارہ) داراحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ۱۳۸۸ھ،کتاب الادب،۵۰۵/۳،۵۰۶، الخوبوی، درۃ الناصحین/۲۹۹

۲۱۔ الملا علی القاری، علی بن (سلطان) محمد، شرح عین العلم وزین الحلم ، بیروت، دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر

۲۲۔ الشعرانی، تنبیہ المغترین/۱۰۶

۲۳۔ ابن الجوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی، صفۃ الصفوۃ (تحقیق وتعلیق ، محمود فاخوری۔ محمد رواس قلعہ جی) بیروت ، دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر، الطبعۃ الثانیۃ۱۳۹۹/۱۹۷۹ء، ۲۴۲/۳،

۲۴۔ المنذری، الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف،کتاب الادب۵۰۶/۳

۲۵۔ الخوبوی، درۃ الناصحین/۲۹۷

۲۶۔ المنذری، الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف،کتاب الادب،۵۰۶/۳

۲۷۔ گلستان سعدی/۸۷

۲۸۔ ایضاً

۲۹۔ الخوبوی' درۃ الناصحین/۲۹۹

۳۰۔ الخطیب ' ولی الدین محمد بن عبد اللہ ' مشکوٰۃ المصابیح'کراتشی' قدیمی کتب خانہ ' باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم۲/۴۲۵

۳۱۔ مرتضیٰ الزبیدی' السید محمد بن محمد' اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین بیروت ' دارالکتب العلمیۃ ' الطبعۃ الاولی۱۴۰۹ھ/۹/۳۰۴'۳۰۵

۳۲۔ ابن حجر العسقلانی' ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی' فتح الباری بشرح صحیح البخاری' بیروت' دارالمعرفۃ ۱۰/۴۷۰

۳۳۔ الھمزۃ:۱

۳۴۔ المنذری' الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف' (تحقیق وتعلیق' مصطفیٰ محمد عمارہ) دار احیاء التراث العربی' بیروت کتاب الادب'۳/۵۰۲

۳۵۔ ایضاً'۳/۴۹۶

۳۶۔ ابن قدامہ' مختصر منہاج القاصدین/۱۷۵

۳۷۔ ایضاً/۱۷۵

۳۸۔ سورۃ ق:۱۸

۳۹۔ سورۃ النور:۲۴

۴۰۔ الترمذی' محمد بن عیسیٰ سنن' ابواب الزھد' باب حفظ اللسان مکتبہ التربیۃ العربی لدول الخلیج۔ابن السنی' ابوبکراحمد بن محمد بن اسحاق الدینوری' کتاب عمل الیوم واللیلۃ باب حفظ اللسان واشتغالہ بذکراللہ تعالیٰ' حیدرآباد الدکن' دائرۃ المعارف العثمانیۃ' الطبعۃ الثانیۃ'۱۳۵۸ھ/۲

۴۱۔ ایضاً

۴۲۔ المنذری' عبد العظیم بن عبد القوی'الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف '(تحقیق وتعلیق'مصطفیٰ محمد عمارہ) دار احیاء التراث العربی'بیروت' الطبعۃ الثالثۃ ۱۳۸۸ھ کتاب الادب'۳/۵۲۳

۴۳۔ الترمذی' محمد بن عیسیٰ' سنن ' ابواب الزھد' باب حفظ اللسان ب مکتب التربیۃ العربی لدول الخلیج'۲/۲۸۷

۴۴۔ البخاری' ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل' الصحیح'تحقیق' الدکتور مصطفیٰ دیب البغا)کتاب الرقاق 'باب حفظ اللسان' بیروت ' دارابن کثیر۵/۲۳۷۶

۴۵- البخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل، الصحیح تحقیق، الدکتور مصطفیٰ دیب البغا) کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، بیروت، دارابن کثیر ۲۳۷۶/۵

۴۶- ایضاً، ۲۳۷۷/۵

۴۷- الدارمی، ابومحمدعبد اللہ بن عبدالرحمن، سنن الدارمی، (تحقیق وتعلیق، السید عبداللہ ہاشم یمانی) کتاب الرقاق، باب فی حفظ اللسان، ملتان، نشر السنۃ ۲۰۹/۲

۴۸- البخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل، الصحیح تحقیق، الدکتور مصطفیٰ دیب البغا) کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، بیروت، دارابن کثیر، ۱۳/۱، النووی، ابوزکریا محی الدین یحیی بن شرف، ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین، لجنۃ من العلماء/۵۳۳

۴۹- الغزالیؒ: احیاء علوم الدین، ۱۰۹/۳

۵۰- ایضاً ۱۱۱/۳

۵۱- ایضاً

۵۲- ایضاً

۵۳- ایضاً

۵۴- ایضاً

۵۵- ایضاً

۵۶- بدر الدین اسحاق، ملفوظات حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر۔ (ترجمہ) پروفیسر عبد السمیع ضیاء) ساہیوال، مکتبہ فریدیہ/۱۵۲

۵۷- تفصیل کے لئے دیکھئیے۔
مرتضیٰ الزبیدی، اتحاف السادۃ المتقین ۳۱۰/۹-۳۱۴
ابن قدامہ، مختصر منہاج القاصدین/۱۷۱، ۱۷۲
النراقی، جامع السعادات، ۳۰۸/۲-۳۱۱

۵۸- سورۃ الحجرات: ۱۲

۵۹- ابن حیان الاندلسی، محمد بن یوسف، **تفسیر البحر المحیط**، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ **الثامنۃ ۱۴۰۳ھ، ۱۱۵/۸**

۶۰- الرازی، التفسیر **الکبیر، ۱۳۴/۲۸**

۶۱- القاسمی، محمد جمال الدین تفسیر القاسمی المسمی محاسن التاویل (تصحیح و تعلیق، محمد فواد عبدالباقی) بیروت، دارالفکر، ۱۳۴/۱۵

۶۲- مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، ۹۴/۵

۶۳- الهیثمی' نور الدین علی بن ابی بکر' مجمع الزوائد ومنبع الفوائد' بیروت' مؤسسة المعارف للطباعة والنشر' طبع ۱٤۰٦ھ'۹۵/۸' النووی' منهل الواردین'۲/۳۲-۸۳۱
عزالدین بلیق' منهاج الصالحین من احادیث وسنة خاتم الأنبیاء والمرسلین' بیروت دارالفتح للطباعة والنشر' الطبعة الاولیٰ ۱۳۹۸ھ/۲۸٤'
القرطبی' الجامع لاحکام القرآن '۳۳٦/۱٦' البروسوی' الشیخ اسماعیل حقی'
تفسیر روح البیان 'کوئٹه' مکتبه اسلامیه' طبع ۱٤۰۵ھ/۸۹/۹
المنذری' الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف'کتاب الادب۳/۵۱۰
۶٤- النووی' منهل الواردین '۲/۸۳۲
۶۵- الهیثمی' نور الدین علی بن ابی بکر' مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'باب ماجاء فی الغیبة والنمیمة'بیروت' مؤسسة المعارف للطباعة والنشر ر طبع ۱٤۰٦ھ'۸/۹٤-۹۵
۶٦- البخاری' ابوعبد الله محمد بن اسماعیل'الادب المفرد'(تحقیق وتعلیق' محمد فواد عبدالباقی)باب الغیبة وقول الله تعالیٰ (ولا یغتب بعضکم بعضاً) فیصل آباد' ادارة البحوث الاسلامیة/۱۹۰- المنذری' الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف'کتاب الادب '۳/٤۹٦' ابن حجر' فتح الباری'۱۰/٤۷۰'٤۷۱
۶۷- البخاری' ابوعبد الله محمد بن اسماعیل'الادب المفرد باب الغیبةوقول الله تعالیٰ (ولا یغتب بعضکم بعضاً) /۱۹۰
۶۸- البخاری' ابوعبد الله محمد بن اسماعیل'الادب المفرد'باب الغیبة للمیت/۱۹۱
الدارقطنی' علی بن عمر' سنن الدار قطنی'(وبذیله التعلیق المغنی علی الدار قطنی) کتاب الحدود والدیات وغیره' القاهرة' دارالمحاسن۳/۱۹۷
ابو داؤد' سلیمان بن الاشعث' سنن ابی داؤد'(ومعه کتاب معالم السنن للخطابی) اعداد وتعلیق' عزت عبید الدعاس- عادل السید کتاب الحدود' باب رجم ماعز بن مالک' بیروت' دار الحدیث للطباعة والنشر والتوزیع'٤/۵۸۰'۵۸۱
الحاکم النیسابوری' ابو عبد الله محمد بن عبد الله ' المستدرک علی الصحیحین' فی الحدیث کتاب الحدود' ذکر احادیث رجم ماعز الاسلمی' الریاض' مکتبه المعارف'٤/۳٦۱-۳٦۳' القرطبی'الجامع لاحکام القرآن'۱٦/۳۳۵
الجصاص ' ابوبکر احمد بن علی' احکام القرآن ' (تحقیق محمد الصادق قمحاوی) دار احیاء التراث العربی۵/۲۹۰' سید قطب ' فی ظلال القرآن' بیروت' دارا احیاء التراث العربی' الطبعة السابعة ۱۳۹۱ھ'۲٦/۵۳٦

٦٩- الملاعلی القاری، علی بن(سلطان) محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکواۃ المصابیح،
ملتان، مکتبہ امدادیہ ٤/٦١

٧٠- الصنعانی، ابوبکر عبد الرزاق بن همام، المصنف،(تحقیق تعلیق حبیب الرحمن،
الاعظمی) باب الاغتیاب والشتم، المجلس العلمی، الطبعۃ الاولی ١٣٩٢ھ/١١/١٧٦

٧١- المنذری، الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الادب ٣/٥٠٣
الصنعانی، ابوبکر عبدالرزاق بن همام، المصنف(تحقیق و تعلیق حبیب الرحمن
الاعظمی)باب الاغتیاب والشتم، المجلس العلمی، الطبعۃ الاولی ١٣٩٢ھ، ١١/١٧٦

٧٢- المندری، الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الادب ٣/٥٠٨، ٥٠٩،
ابن حجر، فتح الباری، ١٠/٤٧٠

٧٣- البخاری، الادب المفرد، باب ریح الذین یغتابون المؤمنین/١٨٩، ١٩٠

٧٤- المنذری، الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، (تحقیق وتعلیق،
مصطفیٰ محمد عماره) دار احیاء التراث العربی، بیروت کتاب الادب، ٣/٥٠٣

٧٥- البخاری،، الادب المفرد، باب الغیبة وقول اللہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضاً، /١٩٠

٧٦- البروسوی، تفسیر روح البیان، ٩/٨٩

٧٧- الخوبوی،، درة الناصحین/٣٠٠

٧٨- ایضاً

٧٩- ابوطالب المکی، محمد بن عطیہ حارثی، قوت القلوب، (ترجمہ: محمد
منظور الوجیدی) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ٢/٧٦٧

٨٠- القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ١٦/٣٣٦، ابن ابی الفتح الاربلی، ابوالحسن علی
بن عیسی، کشف الغمة فی معرفة الائمة (تحقیق و تعلیق، السید هاشم الرسولی)
تبریز، مکتبہ بنی هاشم، طبع ١٣٨١ھ ٢/١٠٨،
ابن قدامہ، مختصر منهاج القاصدین/١٦٩

٨١- المامقانی، الشیخ عبد اللہ، مرآة الرشاد، (تحقیق و تعلیق، الشیخ
محی الدین المامقانی) قم، المطبعة العلمیة، الطبعة الثالثة ١٣٩٧ھ/١٣٧

٨٢- ابن عمر بلخی، محمد بن عثمان، عین العلم، بیروت، داراحیاء التراث العربی،
طبع ١٣٨٩ھ/١٣٤

٨٣- الارزنجانی، منهاج الیقین/٤٤٩

٨٤- الخوبوی، درة الناصحین/٣٠٢

٨٥- المامقانی، مرآة الرشاد، /١٣٩

۸۶۔ الیافعی، ابوالسعادات عبداللہ بن اسعد، روض الریاحین فی حکایات الصالحین الملقب نزھۃ العیون النواظر وتحفۃ القلوب الحواضر فی حکایات الصالحین والاولیاء والآکابر، قبرص، موسسۃ عماد الدین ۷۵/
۸۷۔ ابن علان، محمد، کتاب دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین، بیروت، دارالکتاب العربی، ۴۷/
۸۸۔ ایضاً ۳۹/
۸۹۔ ایضاً ۴۱/
۹۰۔ ایضاً ۴۱/۔۴۲
۹۱۔ ایضاً ۴۷/
۹۲۔ ایضاً ۴۹/
۹۳۔ ابن عمر بلخی، عین العم/ ۱۳۷
۹۴۔ ایضاً
۹۵۔ ابن الجوزی، صفۃ الصفوۃ، ۴/ ۶۷
۹۶۔ ابن عمر بلخی، عین العلم/ ۱۳۹
۹۷۔ الخوبوی، درۃ الناصحین/ ۳۰۴
۹۸۔ رحمت اللہ سبحانی، مخزن اخلاق، لاہور، ادارہ تالیف ناشران قرآن/ ۱۶۲
۹۹۔ ابن الجوزی، صفۃ الصفوۃ، ۴/ ۹۱
۱۰۰۔ الصنعانی، ابوبکر عبد الرزاق بن ھمام، المصنف، (تحقیق وتعلیق حبیب الرحمن الاعظمی) باب الاغتیاب والشتم، المجلس العلمی، الطبعۃ الاولی ۱۳۹۲ھ/ ۱۱/ ۱۷۸
۱۰۱۔ صحیح بخاری، تفسیر سورۃ نور، بحوالہ نیاز فتح پوری، صحابیات، نفیس اکیڈمی/ ۵۲
کحالہ، عمر رضا، اعلام النساء فی عالمی العرب والاسلام، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ الطبعۃ الخامسۃ ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء، ۳/ ۲۸
۱۰۲۔ ابن الجوزی، صفۃ الصفوۃ، ۴/ ۱۷۱
۱۰۳۔ الخطیب البغدادی، ابوبکر احمد بن علی، تاریخ بغداد او مدینۃ السلام، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۱۳/ ۳۶۳
۱۰۴۔ ابن حیان، تفسیر البحر المحیط، ۸/ ۱۱۵
۱۰۵۔ غلام سرور، مفتی، خزینۃ الاصفیاء، (ترجمہ اقبال احمد فاروقی) لاہور مکتبہ نبویہ/ ۴۱
۱۰۶۔ ابن ابی الفتح الاربلی، کشف الغمۃ، ۲/ ۸۰

۱۰۷۔ ابن الجوزی' ابوالفرج عبد الرحمن ' مناقب الامام احمد بن حنبل' لجنة احیاء التراث العربی' الطبعة الثالثة '۱۴۰۲ھ/۲۱۴'۲۱۵' ابو الفضل صالح ' احمد' سیرة الامام احمد بن حنبل' (تحقیق' الدکتور فواد عبدالمنعم احمد) الاسکندریة دارا الدعوة للطبع والنشر/۴۲

۱۰۸۔ الخوبوی' درة الناصحین/۳۰۷

۱۰۹۔ نجم الدین الغزی' ابوالمکارم محمد ابن بدر الدین' الکواکب السائرة باعیان المئة العاشرة '(تحقیق: الدکتور جبرائیل سلیمان جبور) بیروت' دارالافاق الجدیدة ' الطبعة الثانیة/۱۹۷۹'۱/۱۰۶

۱۱۰۔ النراقی' جامع السعادات'۲/۳۰۷

۱۱۱۔ ابن الجوزی' صفة الصفوة۳/۶۰

۱۱۲۔ ایضاً

۱۱۳۔ ایضاً۳/۱۲۳

۱۱۴۔ البروسوی'تفسیر روح البیان'۹/۸۹

۱۱۵۔ عبد اللہ شاہ' ابو الحسنات سید'گلزار اولیاء 'حیدر آباد'مکتبہ محمدیہ' طبع اول ۱۹۶۰ء/۴۸'
امین الدین احمد'سید' صوفیائے نقشبند' لاہور' مقبول اکیڈمی' طبع دوم۱۹۸۴/۲۰۹نوربخش توکلی تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ/۳۰۷

۱۱۶۔ النراقی' جامع السعادات'۳/۷۳۔۷۸

۱۱۷۔ القرطبی'الجامع لاحکام القرآن۱۶/۳۳۷

۱۱۸۔ ابن حجر' فتح الباری'۱۰/۴۷۰

۱۱۹۔ ایضاً

۱۲۰۔ المامقانی' مرآة الرشاد/۱۴۲

۱۲۱۔ عزالدین بلیق' منهاج الصالحین/۲۸۵

۱۲۲۔ الغزالی' احیاء علوم الدین'۳/۱۵۳

۱۲۳۔ ایضاً

۱۲۴۔ مودودی' ابو الاعلیٰ'تفہیم القرآن '۵/۹۴

۱۲۵۔ الیافعی' روض الریاحین/۱۶۷۔۱۶۸

۱۲۶۔ الغزالی' احیاء علوم الدین' ۳/۱۵۴

۱۲۷۔ الارزنجانی' منهاج الیقین/۴۴۰

۱۲۸۔ المنذری، الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، (تحقیق وتعلیق، مصطفیٰ محمد عماره) دار احیاء التراث العربی، بیروت کتاب الادب،۳/۵۱۵
۱۲۹۔ البغوی،ابومحمد الحسین بن مسعود، معالم التنزیل (اعداد وتحقیق خالد عبد الرحمن۔ مروان سوار) ملتان، اداره تالیفات اشرفیه،۴/۲۱۶۔۲۱۷
البروسوی، تفسیر روح البیان،۹/۸۹
۱۳۰۔ سورة المؤمنون:۳
۱۳۱۔ سورة القصص:۵۵
۱۳۲۔ سورة الاسراء:۳۶
۱۳۳۔ ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، (ومعه کتاب معالم السنن للخطابی) اعداد و تعلیق، عزت عبید الدعاس۔ عادل السید،کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبة،۵/۱۹۷
۱۳۴۔ البخاری، ابوعبدالله محمد بن اسماعیل، الادب المفرد،(تحقیق وتعلیق محمد فواد عبدالباقی)باب ریح الذین یغتابون المؤمنین، فیصل آباد، ادارة البحوث الاسلامیة،/۱۹۰
۱۳۵۔ الصنعانی، ابوبکر عبد الرزاق بن همام، المصنف،(تحقیق وتعلیق حبیب الرحمن، الاعظمی) باب الاغتیاب والشتم، المجلس العلمی، الطبعة الاولی۱۳۹۲ھ/۱۱/۱۷۹
۱۳۶۔ ابو الحسن علی ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت،۳/۲۱۵
بحواله مناقب الاصفیاء/۱۴۱
۱۳۷۔ النووی، ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین، باب مایباح من الغیبة /۵۳۹